© rasailojaraid.com

ساداتِ کرام اور زکوٰۃ

قاری غلام دستگیر حامدی

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ سورۂ توبہ میں عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کو یوں بیان کیا۔ بے شک تمہارے پاس، تم میں سے ایک برگزیدہ رسول تشریف لائے۔ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے چاہنے والے، مؤمنوں کے ساتھ مہربانی فرمانے والے، بہت رحم فرمانے والے ہیں۔ آپ کی ذات پاک امت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت عمرو بن دینار سے منقول ہے۔ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور بنی ہاشم سے مجھ کو برگزیدہ کیا۔ مزید فرمایا: **لَمْ اَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرِيْنَ اِلٰى اَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ**۔ امام فخر الدین رازیؒ نے لکھا ہے کہ میں ہمیشہ طاہر و پاک پشتوں سے طاہر رحموں کی جانب منتقل کیا گیا۔ آپ ﷺ کے جود و سخا فیض و کرم سے کائنات کا ذرہ ذرہ فیضیاب ہو رہا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى.

اے محبوب ﷺ! آپ فرما دیجئے۔ اے لوگو! میں دین اسلام کی تبلیغ، رشد و ہدایت پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر تم میری اولاد سے محبت کرنا۔

مستند کتب احادیث میں ہے اهل بیتی امانٌ لامتی۔ میرے اہل بیت میری امت کے لئے پناہ ہیں۔ طبرانی و حاکم و دیگر کتب حدیث میں ہے۔

اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی ترزقو، تغشوا فی اکنافهم فان فیهم رحمتی۔

میری امت کے رحم دل نیک لوگوں سے فضل مانگو ان کی دعاؤں سے حاجتیں پوری کراؤ۔ رزق دیئے جاؤ گے۔ ان کے سایہ دامن میں آرام سے رہو گے ان کی پناہ میں چین و سکون سے رہو گے کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تمہیداً مذکورہ بالا فضائل و کمالات، محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ سے ثابت ہوا کہ ان کے امت پر احسانات عظیمہ ہیں۔ بھم یرزقون وبھم یمطرون۔ انہی کے توسل سے ہم پر بارانِ رحمتِ الٰہی ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے۔ وہ ہمیں دیتے ہیں ان کے ظاہری باطنی و روحانی دسترخوانِ نعمت کے ہم ریزہ خوار ہیں۔ وہ ہم سے لیتے نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ ان کو زکوٰۃ یا صدقات دیئے جائیں۔ کیونکہ اس سے لوگوں کے اموال پاک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا۔

اے محبوب ﷺ! ان اغنیاء سے زکوٰۃ وصدقات لے کر ان کے مال کو پاک فرمایئے اور ان کا تزکیہ کیجئے۔

معلوم ہوا کہ یہ صدقات مسلمانوں کے مالوں کا دھوون ہیں۔ جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ سے مروی ہے۔

ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس او انها لا تحل لمحمد ولا ل محمد ﷺ۔

یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں۔ یہ نہ محمد ﷺ پر اور نہ ہی آپ کی آل پاک پر حلال ہیں۔

یہ نص اتنی واضح ہے جس میں تاویل کی گنجائش نہیں ہے کہ مجھے اور میری اولاد کو زکوٰۃ لینا اس لئے حرام ہے کہ یہ مال کا میل کچیل ہے۔ لوگ ہماری توجہات کریمانہ سے صاف ستھرے ہوں۔ ہماری سخاوت سے حصہ لیں۔ اب ہم ان کا میل کچیل لیں یہ ہمارے شایانِ شان نہیں۔ اس لئے خاندان نبوت پر صدقات حرام فرما دیئے گئے۔ کیونکہ صدقہ دینے والا، لینے والے پر رحم و کرم اور ترس کھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آنحضرت کے رحم کے خواستگار ہیں۔ آپ پر کون رحم کر سکتا ہے۔ نہ یہ لائق ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی ہاشم! تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔ بنی ہاشم سے مراد آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل، آلِ حارث ابن مطلب اور آلِ رسول ﷺ اور ان کے غلام اور لونڈیاں ہیں۔ ابولہب کی مسلمان اولاد اگرچہ بنی ہاشم تو ہیں مگر زکوٰۃ لے سکتے ہیں اور دے سکتے ہیں۔ کیونکہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ کی حرمت، کرامت و عزت کیلئے ہے۔ ابولہب، حضور انور ﷺ کے ایذاء کی کوشش میں لگا رہا۔ اسلئے وہ اور اس کی مسلمان اولاد اس عظمت، عزت و شرف کی مستحق نہ ہوئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی اشیاء کے استعمال سے اہلِ بیت کو منع فرماتے تھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسا کہ بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فوراً ان کے منہ سے نکال دی اور پھر فرمایا: اے بیٹے حسن! کیا تمہیں خبر نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔

اس حدیث نے فیصلہ فرما دیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ یہ اجماعی فیصلہ ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں کھانا پیش کیا جاتا تو اس کے متعلق پوچھتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے۔ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے کھالو اور خود نہ کھاتے تھے اور اگر عرض کیا جاتا کہ ہدیہ ہے تو دست مبارک کھانے کی طرف بڑھاتے اور اُن کے ساتھ تناول فرماتے۔

کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے واجب یا نفلی صدقات بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے تھے تاکہ آپ اپنے دستِ مبارک سے غرباء میں تقسیم فرما دیں اور آپ کی برکت سے بارگاہِ ایزدی میں قبول ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب صفہ و دیگر غرباء پر تقسیم فرما دیتے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ و نذرانہ لاتے تھے۔ لانے والا صدقہ یا ہدیہ کہنا بھول جاتا تو آپ خود پوچھ لیتے تھے۔ ہدیہ ہوتا تو خود کھا لیتے تھے۔ مگر صدقہ خود استعمال نہ فرماتے تھے۔

یاد رہے کہ ہدیہ وہ مال ہے جو کسی کے احترام و رضا اور تعظیم کرتے ہوئے اسے دیا جائے۔ ہدیہ کی تین اقسام ہیں نذرانہ، جو چھوٹا بڑے کو تعظیماً دے۔ عطیہ جو بڑا چھوٹے کو دے، ہدیہ جو برابر والا دے۔

تبدیلی ملک سے احکامات بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً کسی نے زکوٰۃ لے کر اپنی ملک میں لے لی اب اُسے اختیار ہے، جیسے چاہے خرچ کرے۔ وہ اس مال سے اغنیاء یا آلِ بنی ہاشم کی دعوت کر سکتا ہے یا ان کو تحفہ دے سکتا ہے جیسا کہ سنت سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ ہانڈی گوشت سے اُبل رہی تھی۔ آپ کی خدمت مبارکہ میں روٹی اور سالن پیش کیا گیا تو فرمایا مجھے گوشت کی ہانڈی نظر نہیں آ رہی عرض کیا۔ ہاں لیکن یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت بریرہ پر صدقہ ہے لیکن تملیک کے بعد بریرہ کا ہمارے سامنے پیش کرنا ہدیہ ہے، جو ہمارے لئے مباح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وحلال ہے۔ معلوم ہوا بنی ہاشم کا غلام بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ اناؤ کردہ لونڈی تھی۔ حضرت سیدہ عائشہ قرشیہ تو تھیں مگر ہاشمیہ نہ تھیں۔

معلوم ہوا کہ امت کو چاہیے کہ بنی ہاشم کو صدقات زکوٰۃ نہ دے بلکہ نہایت احترام و انکساری سے تعظیماً لبنی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی خدمت میں تحائف اور نذرانے پیش کر کے اللہ کے رسول کی رضا حاصل کی جائے۔ اسلام میں زکوٰۃ صدقات کا معاشی نظام حقوق انسانی کے تقاضے پورا کرتا ہے اور اس پر سختی سے عمل کی تاکید کرتا ہے۔ جس کی تفصیل، قواعد وضوابط پڑھ کر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

احکام القرآن کی چوتھی جلد شائع ہوگئی

☆

﴿سورۃ التوبہ ۔ سورۃ یونس ۔ سورہ ھود﴾

☆☆

تالیف و تحقیق : مفتی محمد جلال الدین قادری

☆☆☆

چوتھی جلد کے مشمولات میں

۴۱۶۴ حوالہ جات سے مزین،

۵۲ آیاتِ احکام کی تشریح،

۶۴ ااحادیث مبارکہ سے مؤید ۱۷۵ احکام کا استخراج

یہ قیمتی سرمایہ آج ہی طلب کیجئے

ناشر : ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ کراچی

© rasailojaraid.com